کتیانہ میمن برادری کی قابل فخر شخصیت

جناب معین ایم فدا ستارئہ امتیاز اواین زیڈایم

ملاقات : کھتری عصمت علی پٹیل

جناب معین فدا ایک ایسی شخصیت کا نام ہے جس کے کئی حوالے اور جس کی زندگی کے کئی پہلو ہیں اور جس نے اتنے کارنامے سرانجام دیے ہیں کہ ان سب کا تذکرہ اس محدود اور مختصر تعارف میں ممکن نہیں ہے۔ بلاشبہ آپ کو میمن برادری کا فخر کہا جاسکتا ہے کہ آپ نے نہ صرف اس برادری کے لیے بہت اچھے کام کیے بلکہ خود بھی ذاتی طور پر اتنی خدمات انجام دیں کہ برادری کو آپ پر فخر ہے اور یہی وجہ ہے کہ برادری کے سبھی لوگ آپ کو بڑی عزت، پیار اور احترام کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان نے جناب معین فدا کی قومی خدمات، عامہ شعبے کے اعتراف میں امتیازی مرتبہ حاصل کرنے پر 23 مارچ 2006ء میں ستارۂ امتیاز سے بھی نوازا ہے۔

پیدائش اور والدین : جناب معین فدا 7 مارچ 1954ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حاجی اسمٰعیل فدا ہے اور والدہ کا حلیمہ خاتون۔ 1947ء سے یعنی پاکستان کے قیام سے لے کر 1964ء تک ان کا گھرانہ کھارادر میں قیام پذیر رہا۔ اس لیے ابتدائی تعلیم انھوں نے کتیانہ اسکول سے حاصل کی اور جب ان کے والدین ناظم آباد منتقل ہوئے تو ان کا داخلہ ناظم آباد کے معروف سرکاری اسکول "حسینی پبلک اسکول" میں ہوگیا۔

1998ء میں کارپوریٹ ایکسی لینس ایوارڈ تقریب کے موقع پر وفاقی وزیر تجارت، انڈسٹریز اور پیداوار جناب عبدالرزاق داؤد جناب محمد چوہدری کو ایوارڈ پیش کرتے ہوئے۔ ساتھ کھڑے ہوئے جناب معین ایم فدا۔

2002ء میں نیوزی لینڈ کے قومی دن کے موقع پر کراچی میں نیوزی ینڈ کے اعزازی قونصلیٹ پاکستان میں نیوزی لینڈ کے ہائی کمشنر مسٹر جیلس ہولم اعزازی قونصل جنرل جناب معین ایم فدا کو آڈر آف میرٹ ایوارڈ پیش کر رہے ہیں۔

میٹرک اور بعد کی تعلیم : جناب معین فدا نے ناظم آباد کے حسینی پبلک اسکول سے میٹرک کے بعد ناظم آباد میں واقع پریمئر کالج میں داخل ہو گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب تعلیمی وظیفے مشکل سے دیئے جاتے تھے۔ چونکہ معین فدا صاحب کی ہمیشہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہش تھی اس لیے ان کی کوشش تھی کہ کس طرح انہیں بھی کوئی ذریعہ مل جائے۔ 1973ء میں آرسی ڈی کالج تہران برائے بیمہ کے تین وظیفے اخبار میں شائع ہوئے خوش قسمتی سے فدا صاحب اس میں منتخب ہو گئے۔ فدا صاحب نے اس وقت بی کام کا پارٹ ون تو پاس کرلیا تھا مگر پارٹ ٹو باقی تھا مگر پھر بھی انہوں نے درخواست دے دی جس میں انہیں منتخب کرلیا گیا مگر بدقسمتی سے ان کی جگہ کسی وزیر کے بھتیجے کو تہران بھیج دیا گیا جس پر فدا صاحب نے احتجاج کیا تو دو سال بعد 1975ء میں انہیں بھی تہران بھیج دیا گیا۔ تہران میں واقع آرسی ڈی کالج آف انشورنس اینڈ اکنامکس سے انہوں نے بی ایس کی ڈگری حاصل کرلی مگر اس دوران ایک محنتی اور جفاکش نوجوان کی طرح پارٹ ٹائم ملازمت بھی کرتے رہے۔ کچھ پیسے جمع کرنے کے بعد وہ امریکہ چلے گئے۔

امریکہ میں ڈگری کا حصول : جناب معین فدا نے نیویارک کی سینٹ جانز یونیورسٹی سے ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (انتظامی امور برائے بیمہ اور رسک) کی تعلیم حاصل کی اور ساتھ ساتھ اسی کالج میں اڈجنٹ اسسٹنٹ پروفیسر کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ وہ "رسک مینجمنٹ" کے مضمون کو پڑھایا کرتے تھے۔

عملی زندگی کی ابتداء : جناب معین فدا نے اپنی عملی زندگی کا آغاز امریکہ سے کیا اور وہاں ملازمت شروع کردی تھی۔ انکو قابلیت کی بنیاد پر امریکہ کی نامی گرامی کمپنی اے آئی جی میں ملازمت مل گئی۔

شادی کا سنگ میل : 1981ء کا سال جناب فدا کی زندگی کا ایک اور اہم سنگ میل ثابت ہوا۔ اس سال وہ نہ صرف پاکستان آئے بلکہ اسی سال ان کی شادی بھی ہوگئی، اور وہ اپنی رفیقۂ حیات کے ساتھ امریکہ چلے گئے اور اے آئی جی گروپ کی چھ کمپنیوں کی کنٹرول شپ کے عہدے پر فائز رہے۔

وطن واپسی : پہلے کی بات اور تھی کہ فدا صاحب امریکہ

پہنچے، تعلیم حاصل کی اور برسرروزگار بھی ہوگئے مگر اس بار ان کا یہ فیصلہ صرف انہی کا نہیں تھا بلکہ ان کی بیگم صاحبہ بھی ان کے ہر فیصلے میں شامل تھیں اس لیے ان کے لیے پاکستان واپسی کا راستہ کھل گیا کیونکہ ان کی بیگم صاحبہ کا امریکہ میں دل نہیں لگا اور وہ بار بار ان سے وطن واپسی کی خواہش ظاہر کرتی رہیں۔ ظاہر ہے پاکستان ہر پاکستانی کا خواب ہے اور ہر پاکستانی اپنے ہی ملک میں رہنا چاہتا ہے۔

پاکستان میں عملی جدوجہد : پاکستان میں فدا صاحب کی عملی جدوجہد کا پھل بہت جلد ان کو مل گیا۔ پہلے انہوں نے یہاں ریلائنس انشورنس میں ملازمت کی۔ اس کے بعد پاکستان انشورنس کارپوریشن سے بھی وابستہ ہوئے اور انہیں کمرشل یونین میں بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ کمرشل یونین میں رہتے ہوئے انہوں نے عمدہ کارکردگی دکھائی۔ وہ اس کے کنٹری منیجر رہے اور جب اس کمپنی نے لائف انشورنس کی پلاننگ کی تو وہ اس کے مینجنگ ڈائریکٹر بنے۔ مگر 2002ء میں جب کمرشل یونین نے پاکستان سمیت کئی ملکوں سے اپنا کاروبار سمیٹا تو وہ اس سے علیحدہ ہو گئے۔

اسٹاک ایکسچینج سے وابستگی : جناب معین فدا اعلیٰ تعلیم یافتہ تو تھے ہی ساتھ ہی ان کے پاس اچھے اداروں میں کام کرنے کا تجربہ بھی تھا، اس لیے ملازمتوں کی آفرانہیں ہر زمانے میں ہوتی رہیں۔ کمرشل یونین کے بعد بھی ان کے پاس متعدد آفرز تھیں اور انہیں ان میں سے کسی ایک کو قبول کرنا تھا کہ اسٹاک ایکسچینج سے آفر ہوئی جسے انہوں نے بلاجھجک قبول کرلیا۔

مرکز برائے بین الاقوامی کاروبار سے وابستگی : جب فدا صاحب کو اسٹاک ایکسچینج سے منسلک کیا گیا، اس زمانے میں وہ ایک ایس۔ ای۔ سی۔ پی کی جانب سے منعقد کردہ کورس کرنیکے لئے، تو وہیں پر ان سے اس ادارے کے لوگوں نے رابطہ کیا کہ ہم پاکستان میں اپنا دفتر کھولنا چاہتے ہیں، فدا صاحب نے ان کی اس پیشکش کو قبول کرلیا اور مدیر عامل کی حیثیت سے اس ادارے کی سن ۲۰۰۵ء سے بھاگ دوڑ سنبھال لی اور ابھی تک اسی ادارے سے منسلک ہیں۔ اب تک اس ادارے نے کافی کامیابیاں سمیٹ لی ہیں اور اور کافی خوش اسلوبی سے ملک اور کاروباری برادری کی خدمات میں اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لا رہی ہے۔

کم عمری کی یادیں : جناب معین فدا ایک سیلف میڈ آدمی ہیں اور انہوں نے ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کے لیے بڑی محنت کی ہے۔ ان کے والد نے جب موزمبیق سے اپنا کاروبار سمیٹا اور پاکستان منتقل ہوئے تو کچھ عرصہ بہت مشکل میں گزرا۔ یہ وہ وقت تھا جب معین فدا کو جو اس وقت صرف نو سال کے تھے، میدان میں آنا پڑا۔ وہ اسکول سے فارغ ہونے کے بعد شام کو ٹھیلے پر کپڑے بیچتے تھے۔ اسی دوران انہیں ایک آزمائش سے بھی گزرنا پڑا۔ وہ ٹھیلے کے نیچے کسی کام میں مصروف تھے کہ وہاں پولیس کا چھاپہ پڑا، ٹریفک والے سڑک صاف کرا رہے تھے مگر فدا صاحب کو کچھ پتہ نہ تھا۔ انہوں نے بے خیالی میں سر اٹھا کر دیکھا تو پولیس انسپکٹر کی نظر ان پر پڑ گئی۔ فدا صاحب کو اور کچھ تو نہ سوجھی انہوں نے پولیس انسپکٹر کو سیلوٹ کردیا۔ وہ خوش ہوگیا۔ اس نے انہیں کچھ نہیں کہا بلکہ اپنے ماتحتوں کو ہدایت کی کہ اس بچے کو کچھ نہ کہنا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فدا صاحب (نو سال کا لڑکا) آرام سے بغیر کسی جھجک کے اس ٹھیلے پر کپڑے بیچتا رہا۔

میری امی : فدا صاحب کو اپنی مرحومہ امی سے بہت پیار ہے حالانکہ وہ اس وقت رحلت کر گئی تھیں جب فدا صاحب ایک طالب علم تھے اور کوئی عملی کامیابی حاصل نہیں کر سکے تھے اور اپنی امی کے خواب پورے نہیں کر سکے تھے مگر انہیں اس بات کا دکھ ہے کہ وہ مرحومہ کا آخری دیدار نہ کر سکے کیونکہ ان کی وفات کے وقت وہ امریکہ میں تعلیم حاصل کررہے تھے۔ ان کی امی نے شدید بیماری کی حالت میں بھی اپنے بیٹے کو یہ اطلاع

دینے سے منع کیا تھا، کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کے بیٹے کی پڑھائی میں کوئی فرق یا خلل پڑے۔ چنانچہ ان کا انتقال کی خبر بھی انہیں بعد میں ملی اور وہ آج بھی اپنی مرحومہ امی کو یاد کر کے آب دیدہ ہو جاتے ہیں۔

مذہب سے لگاؤ: میمن برادری کے دیگر افراد کی طرح جناب معین فدا کو بھی مذہب سے بڑا لگاؤ ہے۔ انہوں نے بچپن ہی سے ایک سیدھے سادے اور سچے مسلمان کی تربیت حاصل کی، اس لیے کم عمری سے اچھے اور برے میں تمیز کرنا سیکھ لیا۔ وہ مذہب کو اس لیے ہمیشہ بہت اہمیت دیتے ہیں کیونکہ ان کے مطابق مذہب انسان کو بھٹکنے نہیں دیتا اور سیدھے راستے پر گامزن کرتا ہے۔ وہ مذہب سے وابستگی کا سہرا اپنے نانا کے سر باندھتے ہیں جنھوں نے انہیں مذہب کی چاشنی چکھائی اور دینی ذائقوں سے ہم آہنگ کیا۔ انہیں مسلمان ہونے پر فخر ہے۔

نیوزی لینڈ کے اعزازی قونصل جنرل: جناب معین فدا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نیوزی لینڈ کے قونصل جنرل ہیں۔ اس حوالے سے یہ حقیقت بتائی جاتی ہے کہ جس زمانے میں وہ کمرشل یونین میں کام کرتے تھے اس دوران انہیں نیوزی لینڈ انشورنس میں بھی کام کرنے کا موقع ملا جو کمرشل یونین کے زیر انتظام چل رہی تھی۔ پھر 1988ء میں نیوزی لینڈ نے ٹریڈ آفس کھولنا چاہا تو فدا صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اعزازی ٹریڈ آفیسر بننا پسند کریں گے۔ فدا صاحب نے فوراً ہاں کر دی۔ چنانچہ اس ادارے نے بڑی کامیابیاں سمیٹیں اور اس کی وجہ سے وہ 1989ء میں نیوزی لینڈ کے اعزازی قونصل بن گئے۔ نیوزی لینڈ کی حکومت فدا صاحب کے کام اور کارکردگی سے بہت خوش تھی۔ 1990ء میں نیوزی لینڈ کی حکومت نے انہیں اپنا اعلیٰ اعزاز بھی دیا، اور پھر 1997 میں وہ اعزازی قونصل جنرل کے عہدے پر فائز ہو گئے۔ 2002ء میں انہیں نیوزی لینڈ کا اعلیٰ شہری اعزاز بھی ملا جو بلاشبہ ان کے لیے بڑے فخر کی بات ہے۔

دیگر عہدے اور ذمے داریاں: جناب معین فدا جس دوران کمرشل یونین سے وابستہ تھے، اسی مدت میں وہ دو مزید فورمز پر بھی فعال و متحرک رہے۔ ان میں سے ایک فورم تھا: مینجمنٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان اور دوسرا تھا: اوورسیز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (اس میں وہ صدر کے عہدے پر فائز رہے) اس کے علاوہ انہیں نج کاری کمیشن کا پروفیشنل ممبر بھی بنایا گیا۔ آپ کے پاس بورڈ آف انویسٹمنٹ کی ممبر شپ بھی رہی اور آج کل کراچی بوٹ کلب کے صدر بھی ہیں۔

گھریلو زندگی: جناب معین فدا کی گھریلو زندگی بہت خوشحال ہے۔ وہ اپنی بیگم اور دو بچوں کے ساتھ خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کی بیگم شاہدہ ایک سمجھدار خاتون ہیں۔ زندگی کو حقائق کی کسوٹی پر پرکھتی ہیں۔ نہایت قناعت پسند ہیں اور ہر معاملے میں شوہر کا ساتھ دیتی ہیں۔ ان کے دو بچوں میں ایک بیٹا عدیل اور ایک بیٹی مہوش ہے۔ دونوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ عدیل نے نیوجرسی یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور برسر روزگار ہیں اور شادی کے بعد نیوجرسی میں ہی قیام پذیر ہیں۔ بیٹی مہوش کنیڈین یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہیں برسر روزگار اور قیام پذیر ہیں۔ دونوں بچے بہت ہنس مکھ اور ماں باپ کے فرماں بردار ہیں۔

فدا صاحب کے بہن بھائی: جناب معین فدا کی بہن کوئی نہیں ہے جس کا انھیں احساس ہوتا ہے۔ ان کے تین بھائی ہیں یعنی ان سمیت چار بھائی ہیں۔ مگر ملازمت کی طرف یہ اکیلے ہی آئے ہیں، باقی تینوں بھائیوں کے اپنے ذاتی بزنس ہیں۔ ایک کیمیکل کے کام سے وابستہ ہیں دوسرے بھائی ٹیکسٹائل کے شعبے سے اور تیسرے بھائی کا تعلق کاغذ کی صنعت سے ہے۔

بہت بڑی خوشی: فدا صاحب کو ویسے تو زندگی میں بہت سی خوشیاں ملی ہیں، مگر ایک خوشی ایسی ہے جو باقی تمام خوشیوں پر حاوی

ہے۔اس خوشی کا ذکر کرتے ہوئے فدا صاحب بڑے فخر سے کہتے ہیں: "میرے لیے اردو میڈیم اسکول میں پڑھنے کے باوجود اسکالرشپ حاصل کر کے تہران جانا، وہاں سے امریکہ جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا اور مختلف ملٹی نیشنل کمپنیوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونا بہت بڑی کامیابی ہے اور یہ بلاشبہ میرے لیے بہت بڑی خوشی ہے"۔ فدا صاحب کا مزاج انکساری سے بھرا ہے۔ حالانکہ اس وقت وہ زندگی میں جس مقام پر ہیں، اس کے بعد کوئی اپنے ماضی کو نہیں دہراتا مگر وہ آج بھی بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق مڈل کلاس طبقے سے ہے اور یہ کہ انہوں نے کم عمری سے محنت اور جدوجہد کر کے اپنے والد کا ہاتھ بٹایا تھا۔

فدا صاحب کے دلچسپ مشغلے : فدا صاحب کو دنیا گھومنے دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ وہ اپنی بیگم کے ساتھ ہر سال چھٹیوں میں کسی نئی جگہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ اب تک یہ لوگ لاطینی امریکہ، یورپ، افریقہ اور ایشیا کے اسی ملکوں کی سیاحت کر چکے ہیں۔ انہیں کتابوں کا مطالعہ اچھا لگتا ہے، مگر مینجمنٹ جوان کا پسندیدہ موضوع ہے وہ اس موضوع کی کتابیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ مولانا رومی کا کلام ان کو بہت پسند میں ہے۔ انکو حج کی سعادت کے ساتھ جشن مولانا رومی میں شرکت کا موقع بھی ملا ہے۔

پاکستان زندہ باد ! فدا صاحب کے نزدیک وقت انسان کا سب سے بڑا اثاثہ ہے۔ اس کا اگر انسان نے درست استعمال کر لیا باقی ساری چیزیں خود بخود درست ہو جاتی ہیں۔ دوسرا انسان کو اپنی زندگی سے لفظ کاش نکال دینا چاہیئے اور جو کچھ انسان کے پاس ہے یا نہیں ہے اس پر صبر و شکر کرنا چاہیئے اور مستقبل کے بارے میں مثبت سوچ رکھنی چاہیئے کیونکہ صبر و شکر کا عمل انسان کو ہمیشہ مطمئن اور اس کے ارادوں اور حوصلوں کو ہمیشہ بلند رکھتا ہے۔

کتیانہ میمن ایسوسی ایشن کا ترجمان

سہ ماہی ترجمان کتیانہ KMA HORIZON

میں اپنے تجارتی اداروں کی مصنوعات کی تشہیر کے لئے اشتہارات دے کر تعاون فرمایئے

آپ کے تعاون کا متمنی

محمد انیس عبداللطیف ڈانگرا

برائے رابطہ

ویب سائٹ: www.kma.org.pk

ای میل: kmassociation@hotmail.com -- kmahorizon@yahoo.com

آفس فون نمبر : 32511204 - 32510184